ار موجزن اُس کے دل میں نہ تو ہو
تو دنیا میں غُل بھوک کا چار سو ہو

بنے اس سے بھی گر ہوا اپنے دم پر
بلاؤں کا ہو سامنا ہر قدم پر
پہاڑ اک فزوں اور ہو کوہ غم پر
گزرنی ہو جو کچھ گزر جائے ہم پر
نہیں فکر، تو دل بڑھاتی ہے جب تک
دماغوں میں بُو تیری آتی ہے جب تک

(مسدس مد و جزرِ اسلام)

مشق

۱۔ جس نظم کے ہر بند میں چھے مصرعے ہوں اسے مسدس کہتے ہیں۔ آپ کی کتاب میں کون کون سی ایسی نظمیں شامل ہیں جو مسدس کی ہیت میں لکھی گئی ہیں؟

۲۔ دوسرے بند کی وضاحت تاریخی حقائق کی روشنی میں کریں۔

۳۔ نظم ''اُمید'' کا خلاصہ لکھیں۔

۳۔ نظم میں جو الفاظ ایک دوسرے کے متضاد استعمال ہوئے ہیں، ان کی نشاندہی کریں۔

۴۔ تلمیح کی تعریف کریں اور اس نظم سے تلمیحات چن کر ان کی وضاحت کریں۔

۵۔ مجاز مرسل کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

Not For Sale

اکبر الہ آبادی

پیدائش: ۱۸۴۵ء

وفات: ۱۹۲۱ء

اصل نام سید اکبر حُسین اور اکبر ہی تخلص تھا۔ الہ آباد میں میں ولادت ہوئی۔ رسمی تعلیم بہت کم تھی۔ ذاتی کوشش سے وکالت کا امتحان پاس کیا۔ ۱۸۸۰ء میں ''جوڈیشنل سروس'' کے لیے منتخب ہوئے۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے عہدے تک پہنچے۔ اُن کا شمار اردو کے نامور شعرا میں ہوتا ہے۔ اُن کی شاعری امتیازی اور انفرادی خصوصیات کی حامل ہے اور ان کی مقبولیت کا دار و مدار ان کی طنزیہ اور ظریفانہ شاعری پر ہے۔

اکبر نے اپنی شاعری کا آغاز سنجیدہ کلام سے کیا تھا لیکن جلد ہی اُنھوں نے ایک پیامی شاعر کا منصب اختیار کیا۔ انگریز جو تہذیب اپنے ساتھ لائے تھے، وہ اکبر کو سخت ناپسند تھی۔ چنانچہ قدیم تہذیب کی حمایت اور جدید تہذیب کی مخالفت ان کی زندگی کا نصب العین رہا۔ اکبر بہت بے خوف آدمی تھے۔ سرکاری ملازم ہونے کے باوجود انگریزی تہذیب وتمدن پر سخت تنقید کرتے رہے۔ اس سلسلے میں آنے والی مشکلات کا اندازہ لگاتے ہوئے اُنھوں نے طنز اور ظرافت کا انداز اختیار کیا۔ اُن کے انداز اور اسلوب نے ایسی عالمگیر شہرت اختیار کی کہ آج بھی لوگ اُنھیں ''لسان العصر'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اکبر الہ آبادی نے ۱۹۲۱ء میں الہ آباد میں وفات پائی۔

مجموعۂ کلام: کلیاتِ اکبر

Not For Sale

اکبر الہ آبادی

نصیحتِ اخلاقی

بیٹے کو لوگ کہتے ہیں، آنکھوں کا نور ہے
ہے زندگی کا لطف، تو دل کا سُرور ہے

گھر میں اسی کے دم سے ہے ہر سمت روشنی
نازاں ہے اس پہ باپ، تو ماں کو غرور ہے

خوش قسمتی کی اس کو نشانی سمجھتے ہیں
کہتے ہیں یہ خدا کے کرم کا ظہور ہے

اکبر بھی اس خیال سے کرتا ہے اتفاق
اس کا بھی ہے یہ قول، کہ ایسا ضرور ہے

البتہ شرط یہ ہے، کہ بیٹا ہے ہونہار
مائل ہے نیکیوں پہ، برائی سے دور ہے

سنتا ہے دل لگا کے بزرگوں کی پند کو
وقتِ کلام لب پہ جناب و حضور ہے

برتاؤ اس کا صدق و محبت سے ہے بھرا
اس میں نہ ہے فریب نہ ہے مکر و زور ہے

افکارِ والدین میں ہے دل سے وہ شریک
ہمدرد ہے معین ہے اہلِ شعور ہے

راضی ہے اس پہ باپ کی جو کچھ ہو مصلحت
صابر ہے باادب ہے عقیل و غیور ہے

رکھتا ہے خاندان کی عزت کا وہ خیال
نیکوں کا دوست صحبت بد سے نفور ہے

کسبِ کمال کی ہے شب و روز اس کو دھن
علم و ہنر کے شوق کا دل میں وفور ہے

لیکن جو اِن صفات کا مطلق نہیں پتا
اور پھر بھی ہے خوشی تو خوشی کا قصور ہے

(کلیاتِ اکبر حصہ اول)

مشق

۱۔ اس نظم میں اکبر الہ آبادی نے ہونہار بیٹے کی کیا خصوصیات بتائی ہیں؟
۲۔ نظم ''نصیحتِ اخلاقی'' کا خلاصہ لکھیں۔
۳۔ درج ذیل الفاظ و محاورات کے معنی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔
نازاں، ظہور، مکر و زور، کسبِ کمال، اہلِ شعور۔
۴۔ اس نظم کا مرکزی خیال تحریر کریں۔
۵۔ اس نظم کے قوافی لکھیں۔

ہدایت برائے اساتذہ:
طلبہ کو طنز و مزاح کی تعریف بتائیں نیز دونوں کے فرق اور اہمیت سے روشناس کریں۔